السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بینک کے لئے مکان کرایہ پر دینا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بنک سے منافع کے نام سے جو رقم روپیہ جمع کرنے والوں کو ملتی ہے شرعا اس کے ربا (سود) ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بنک کا سارا معاملہ سود پر ہی چلتا ہے غرض بنک قائم کرنے والے بنک کے ذریعہ سودی کاروبار کرتے ہیں جو شرعا حرام ہے پس بن کے لےلئے مکان کرایہ پر دینا ناجائز ہے لانہ اعانة علی المعصیة وقال اللہ تعالی : وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (المائدۃ: 2)

یعنی : یہ گناہ میں امداد پہونچانا ہے اللہ نے فرمایا ہے کہ نیکی کے کام میں مدد و معصیت کے کام میں امداد مت دو۔

قال الموفق بن قدامة فی المغنی 8/133 : وَلَا يَجُوزُ لِلرَّجُلِ إجَارَةُ دَارِهِ لِمَنْ يَتَّخِذُهَا كَنِيسَةً، أَوْ بِيعَةً أَوْ يَتَّخِذُهَا لِبَيْعِ الْخَمْرِ، أَوْ الْقِمَارِ وَبِهِ قَالَ الْجَمَاعَةُ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ : إنْ كَانَ بَيْتُكَ فِي السَّوَادِ، فَلَا بَأْسَ أَنْ تُؤَجِّرَهُ لِذَلِكَ وَخَالَفَهُ صَاحِبَاهُ، وَاخْتَلَفَ أَصْحَابُهُ فِي تَأْوِيلِ قَوْلِهِ وَلَنَا أَنَّهُ فِعْلٌ مُحَرَّمٌ، فَلَمْ تَجُزْ الْإِجَارَةُ عَلَيْهِ، كَإِجَارَةِ عَبْدِهِ لِلْفُجُورِ انتہی

علامہ موفق بن قدامہ نے کتاب المغنی میں لکھا ہے کہ : کسی ایسے شخص کو مکان کرایہ پر نہ دینا چاہیے جو کنیسہ (یہودی عبادت خانہ) بنائے یا اس میں شراب فروخت کرے یا قمار (جوا) بازی کرے ایک جماعت ائمہ کا یہی مذہب ہے البتہ امام حنیفہ نے فرمایا ہے کہ : دیہات میں اگر کسی کا گھر ہو تو کرایہ پر دے س کتا ہے لیکن امام یوسف اور امام محمد نے امام صاحب کی مخالفت کی ہے۔ ہمارا صحیح مسلک یہ ہے کہ اس طرح مکان کا کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے جس طرح غلام کو بدکاری کے لئے اجرت پر نہیں دیا جاسکتا۔

ہاں حنفی مذہب کی رو سے جائز ہے مولوی رشید احمد گنگوہی کی ایک تقریر صاحب بذل الجھونے بایں الفاظ لکھی ہے : ثم فی ایتا عمر حلتہ الی اخ لہ مشرک بمکة جواز الاحسان الی المشرک والصلة والمنہی عنہ انما ہو المودة لامجرد الاحسان وایضا فیہ دلیل الی ماذہب الیہ الامام من اجازة المسلم دارہ فمن یعلم انہ یرتحب فیہا حراما کمجوسی یتخذ بیت نار اور وثنی یتخذہ بیت الاصنام الی غیر ذلک وذلک لان ایتائہ ذلک لیس بمستلزم تلک المعصیة وانما یتحلل بینہما فعل فاعل مختار بین ان یفعل وان لایفعل فان عمر حین اعطی الحلتہ اخاہ کان علی یقین من لبسہ ایاہا غیر انہ لما لم یکن مستلزما لبسہ ایاہا بل جاران یکون کسوتہ ایاہا ککسوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلک الحلتہ عمر فانہ لم یترتب علیہ لبس عمر ایاہا فکذلک کان جائزاہہنا انتہی

نے اپنے مشرک بھائی کو کرتہ دیا تھا جس سے مشرک کے ساتھ احسان اور صلہ رحمی کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ عمر فاروق

کا یہ فعل دلیل ہے اس پر جو امام صاحب نے فرمایا ہے کہ مسلمان اپنا مکان کرایہ پر ایسے آدمی کو دے سکتا جو اس مکان میں ارتکاب گناہ کرے جیسے مجوسی مشرک سے صرف دلی محبت ممنوع ہے نہ کہ مجرد احسان حضرت عمر رضی کو دینا جو آگ کی پرستش کرے یا کسی بت پرست کو دینا جو بت کی پوجا اس گھر میں کرے کیوں کہ کرایہ پر مکان کا دینا اس بات کو مستلزم نہیں کہ ارتکاب معصیت ہی اس میں کرے گا۔ کرے یا نہ کرے جس طرح عمر فاروق نے نہیں پہنا۔ پس اس طرح کرایہ پر دیا جاسکتا ہے کو ایک حلہ پہننے کے لیے دیا تھا مگر حضرت عمر نے کرتہ دیا تھا پہننے ہی کا خیال سے مگر یہ مستلزم نہیں ہو گیا لازمی طور پر پہننے ہی کو جس طرح خود آنحضورﷺ نے عمر وفاروق کیوں کہ کوئی ضروری نہیں کہ اس میں ارتکاب معصیت ہی کیا جائے گا۔

لیکن خود حنفیہ لکھتے ہیں کہ یہ استحسانا ناجائز ہے۔ چنانچہ فخر الاسلام لکھتے ہیں : قول الامام قیاس وقولہما استحسان کذا یستفاد من الکفایة وعیون الابصار وغیرہما من کتب الفقہ ومن المعلوم ان الاستحسان مقدم علی القیاس ویضا بین اجارة الدار لمن یتخذ لبیع الخمر اولقمار والتصرفات للربویة وبین ایتا عمر حلتہ لاخ لہ مشرک بمکة فرق عظیم وبون بعید لایخفی علی المتامل فلایصح قیاس الاول علی الاخر

فخر الاسلام بزدوی حنفی کہتے کہ : امام صاحب کا قول قیاس پر مبنی ہے اور صاحبین (امام ابویوسف ومحمد) کا قول استحسان پر۔ اور استحسان قیاس پر مقدم ہوتا ہے جیسا کہ کفایہ اور عیون الابصار وغیرہ کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے۔ عمر فاروق ہے۔ ہے۔ ایک کا دوسرے پر قیاس قیاس مع الفارق ہے۔ کے فعل اور مکان کے حرام کاروبار کے لئے کرایہ پر دینے میں بہت بڑا فرق ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الاِجارۃ والشفعۃ

صفحہ نمبر 380

محدث فتویٰ